غوث پاک کا علمی مقام

01 ربیع الثانی 1448ھ کا بیان

انٹرنیشنل اڈیشن کے لئے

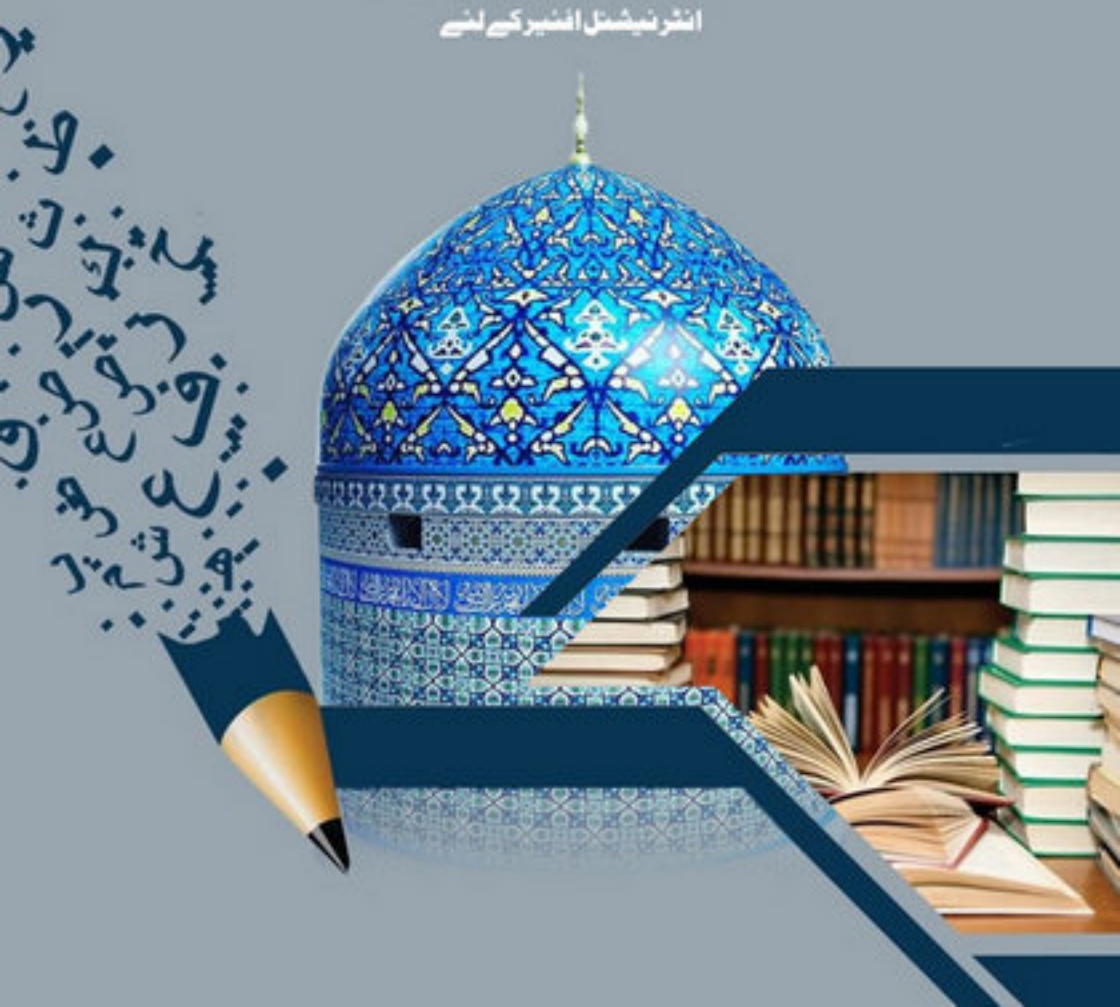

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اَهْوَالِهَا وَ مَوَاطِنِهَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاةً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا

یعنی اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلْد نَجات پانے والا وہ شَخْص ہو گا، جس نے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

---

1 ... فردوس الاخبار، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِیْعُ الآخر کا چاند نظر آچکا ہے آج اس پیارے مہینے کی پہلی شب ہے۔ یہ وہ پیارا مہینا ہے کہ جس میں قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِندیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے، جس کو عاشقانِ غوث گیارہویں شریف کا مہینا بھی کہتے ہیں، اسی مُناسَبت سے آج ہم سَرزمینِ بَغْدَاد پر اپنے مَزارِ پُر اَنْوار میں آرام فرما ،اُس مُقَدَّس ہستی کا ذکرِ خَیر، بالخُصُوص اُن کا **علمی مقام** سُنیں گے، جنہیں دُنیا غَوْثِ اَعْظَم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کے لقب سے جانتی ہے۔ اللہ پاک نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو ولایت کا وہ عظیم تاج عطا فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تمام اولیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اجمعین کے سردار قرار پائے۔ آیئے! سب سے پہلے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی **عِلْمی شان و شوکت** سے متعلق ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

عِلْم کا سَمُندر

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

حضرت حافظ ابُو الْعَبَّاس احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اجتماعِ غوثیہ میں حاضر ہوا، ایک قاری نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بیان کا آغاز کیا اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آیت کا ایک معنٰی بیان فرمایا، میں نے علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا، کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں! مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا، اس کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک ایک کرکے گیارہ(11) تفسیری اقوال ذِکر فرمائے، میرے پوچھنے پر ہر بار علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے رہے کہ یہ تفسیری قول بھی مجھے معلوم تھا، حافظ ابو العباس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس ایک آیتِ مُبارکہ کے چالیس(40) تفسیری اقوال بیان فرمائے اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا، مگر گیارہ(11) تفسیروں کے بعد سے ہر تفسیر کے بارے میں میرے پوچھنے پر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَفی میں سَر ہلاتے ہوئے کہتے رہے کہ یہ تفسیر میرے عِلم میں نہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علمی مقام و مرتبے کی بلندی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک ہی وقت میں ایک آیتِ مُبارکہ کی چالیس(40) تفسیریں بیان فرمائیں، جن میں سے اُنْتِیس(29) تفسیریں علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علم میں بھی نہ تھیں، حالانکہ علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وقت کے بہت بڑے عالِم و امام تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ قرآن، عِلْمِ حدیث، عِلْمِ فِقْہ، جُغْرافیہ، عِلْمِ طِب، تاریخ، تفسیر، عِلْمِ نُجُوم، حساب، لُغَت اور نحو وغیرہ کے علاوہ دیگر بہت سے عُلوم و فُنُون میں بھی قابلِ قدر کتابیں تصنیف فرمائیں ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصانیف کی تعداد تین سو(300) سے زیادہ بتائی جاتی ہے، جن میں کئی تو کئی کئی جلدوں پر

---

1 ۔۔۔ اخبار الاخیار، ص ۱۱، بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ۔۔۔ الخ، ص ۲۲۴، ذبدۃ الاثار، ص ۵۲

مشتمل ہیں اور کچھ رسالے بھی شامل ہیں۔[1]

امام ابنِ قُدامہ حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے زمانے میں خطابت کے اِمام تھے، مختلف عُلوم وفُنُون میں بہترین کتابیں تصنیف فرمائیں، تدریس بھی کرتے تھے اور حافظُ الحدیث بھی تھے۔(ایک لاکھ (100،000) احادیث مُبارَکہ سَنَد کے ساتھ یاد کرنے والا حافظُ الحدیث ہوتا ہے)[2] وقت کے اتنے بڑے امام ہونے کے باوجود علّامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان کردہ چالیس (40) تفسیری اَقْوال میں سے صرف گیارہ (11) کے بارے میں جانتے تھے، جس سے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علمی سمندر کی گہرائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

سُلطانِ ولایت	غوثِ پاک	دریائے کرامت	غوثِ پاک
ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک	فرماؤ حمایت	غوثِ پاک
♣المدد یا غوثِ پاک♣المدد یا غوثِ پاک♣المدد یا غوثِ پاک			

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ابتدائی تعلیم

ابھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چھوٹے ہی تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم حضرت سَیِّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ انتقال فرماگئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نانا جان حضرت عبدُ اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پرورش فرمائی جو کہ جِیلان شریف کے بزرگوں میں سے تھے اور نہایت متّقی و پرہیز گار بھی تھے۔ اِنہی سے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم و تَرْبِیَت حاصل کی۔

---

1 ... مُقدمہ عیونُ الحکایات، حصہ ا، ص ٦ ملتقطا وملخصًا

2 ... مُقدمہ آنسوؤں کا دریا، ص ١٥

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید عِلْمِ دِین سیکھنے کے لیے 488 ہجری میں 18 سال کی عمر میں بغداد شریف تشریف لے گئے[1] کیونکہ بغداد ہی اُن دنوں علمی و سیاسی اعتبار سے مسلمانوں کا مرکز تھا۔ چُنانچہ

عِلْمِ دین حاصل کرنے کی طرف اشارہ

شیخ محمد بن قائد اَلاَوَانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں غوثِ صمدانی، شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، میں نے آپ سے مختلف معاملات کے بارے میں سوالات کئے، انہی میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ حُضُور! آپ نے اپنے معاملات کی بُنیاد کس چیز پر رکھی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے معاملات کی بُنیاد سچّائی پر رکھی ہے، میں نے کبھی بھی جُھوٹ اور غلط بیانی سے کام نہ لیا، بچپن میں جب میں مدرسے میں پڑھا کرتا تھا، اُس وقت بھی کبھی جُھوٹ نہیں بولا، پھر فرمانے لگے: میں ایک دن حج کے دنوں میں جنگل کی طرف گیا، میں ایک بیل (Bull) کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا کہ اچانک اُس بیل (Bull) نے میری طرف دیکھ کر کہا: یَاعَبْدَ الْقَادِرِ مَالِھٰذَا خُلِقْتَ یعنی اے عبدُالقادر! تمہیں اس قسم کے کاموں کیلئے تو پیدا نہیں کیا گیا، میں گھبرا کر گھر آیا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ میدانِ عرفات میں لوگ کھڑے ہیں، اس کے بعد میں نے اپنی والدۂ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، آپ مجھے راہِ خدا کیلئے چھوڑ دیجئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت دیجئے تاکہ میں وہاں جا کر عِلْمِ دین حاصل کروں، والدہ ماجدہ نے مجھ سے اِس کا سبب پوچھا تو میں نے بیل (Bull) والا واقعہ عرض کر دیا، اِس پر اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ 80 دِینار جو میرے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وراثت تھے میرے پاس لے آئیں، میں نے اُن میں سے 40 دِینار لے لئے اور 40 دِینار اپنے بھائی سَیِّد ابو احمد جیلانی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کیلئے چھوڑ دیئے، والدۂ

1 ... سیر الاقطاب، ص۱۵۹

ماجدہ نے میرے چالیس(40)دِینار میرے بہت سے پیوند لگے ہوئے مخصوص قسم کے جُبّے میں سی دیئے، مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرمادی، مجھے ہر حال میں سچ بولنے کی تاکید فرمائی، والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا جِیلان کے باہر تک مجھے چھوڑنے کیلئے تشریف لائیں اور فرمایا: یَاوَلَدِیْ اِذْھَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْكَ لِلّٰہِ فَھٰذَا وَجْہٌ لَا اَرَاہُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی اے میرے پیارے بیٹے، جاؤ! اللہ پاک کی رضا کی خاطر میں تمہیں اپنے پاس سے جُدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا چہرہ قیامت میں ہی دیکھنا نصیب ہو گا۔ پھر میں بغداد جانے والے ایک چھوٹے قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا، جب ہم لوگ (ایران کے شہر) ہمدان سے آگے بڑھے تو ساٹھ (60) گھوڑے سوار ڈاکوؤں نے قافلے کو آگھیرا اور اہلِ قافلہ کو لُوٹنا شُروع کر دیا، مجھ سے کسی نے زور زبردستی نہ کی، البتہ اُن میں سے ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے سچ بولتے ہوئے کہا: میرے پاس چالیس (40) دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) ہیں۔ اُس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے بتایا: میری بغل کے نیچے میری گُدڑی میں سِلے ہوئے ہیں، وہ اِس بات کو مذاق سمجھ کر میرے پاس سے چلا گیا، تھوڑی دیر بعد ایک دوسرے شخص نے آکر یہی سُوالات کئے اور میں نے وہی جوابات دیئے، وہ شخص بھی میرے پاس سے چلا گیا، اُن دونوں نے جب اپنے سردار کو یہ بات بتائی تو اُس کے حکم پر مجھے اُس کے پاس لے جایا گیا، اُس وقت وہ سب لوگ لُوٹا ہوا مال آپس میں تقسیم کر رہے تھے، مجھے دیکھ کر اُن کے سردار نے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے بتایا: میرے پاس میری گُدڑی میں چالیس (40) دینار ہیں۔ سردار کے کہنے پر میری گُدڑی کھولی گئی تو اس میں سے واقعی چالیس (40) دِینار برآمد ہو گئے، سردار سخت حیران ہوا اور مجھ سے پوچھنے لگا: مَاحَمَلَكَ عَلٰی ھٰذَا الْاِعْتِرَافِ یعنی تمہیں اِن دِیناروں کا اعتراف کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا؟ (یعنی تم چاہتے تو ہمیں نہ بتاتے) میں نے کہا: میری والدہ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں ہمیشہ سچ بولوں اور کبھی اِس وعدہ کی خلاف ورزی نہ کروں، یہ سُن کر اُس سردار کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور کہنے لگا کہ ایک تم ہو کہ

اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ بھی نبھا رہے ہو اور ایک میں ہوں کہ کئی سالوں سے اپنے رَبِّ کریم کے وعدے کی خلاف ورزی کر رہا ہوں، اُس نے اُسی وقت میرے ہاتھ پر توبہ کی، اس کے ساتھیوں نے جب یہ منظر دیکھا تو بولے: ہم ڈاکہ ڈالنے میں تمہارے ساتھ تھے، تو توبہ کرنے میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے، چُنانچہ اُن سب نے توبہ کی اور لُوٹا ہوا مال اہلِ قافلہ کو واپس کر دیا، یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے سب سے پہلے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِلوایئے جنّت	غوثِ پاک	دوبدیوں سے نفرت	غوثِ پاک
دوشوقِ عبادت	غوثِ پاک	سرکار کی اُلفت	غوثِ پاک
♣المدد یا غوثِ پاک♣المدد یا غوثِ پاک♣المدد یا غوثِ پاک			

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے پتا چلا! سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو عِلْمِ دین حاصل کرنے کا اِس قدر شوق تھا کہ اِس کی خاطر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے نہ صرف گھر بار کو چھوڑ کر دُور دراز کا سفر اختیار فرمایا بلکہ اپنی مہربان والدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کی جُدائی بھی برداشت فرمالی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ کی قربانی بھی **صد مَرحبا** کہ نہ صرف اپنے شہزادے کی جُدائی کے غم کو نظر انداز کرتے ہوئے اُنہیں عِلْمِ دین حاصل کرنے کی اجازت عطا فرمادی بلکہ اپنے شہزادے کو حُصولِ علمِ دین اور خدمتِ علمِ دین کے لئے ایسا وقف کیا کہ سفر پر رُخصت کرتے ہوئے واضح طور پر فرمادیا: اے میرے پیارے بیٹے جاؤ! میں اللہ پاک کی رضا کے لئے تم سے جُدائی اختیار کرتی ہوں، لہٰذا اب قیامت تک تمہارا یہ چہرہ نہ دیکھوں گی۔

غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ نے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو نہ صرف سفر کی اجازت دی بلکہ خرچ بھی دِیا، یہاں وہ عاشقانِ رسول اور عاشقانِ غوثِ اعظم غور فرمائیں جو دُنیوی تعلیم

---

1 ... قلائد الجواھر، ص۸، ملخصاً وبغیر قلیل

اور کاروبار کے لیے تو اولاد کو مال و دولت دیتے ہیں، لیکن دِینی تعلیم میں مدد نہیں کرتے۔

اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سچّائی کے کس قدر پیکر تھے کہ آپ نے اپنی عُمر کے کسی حِصّے میں بھی جُھوٹ کا سہارا نہ لیا، اپنے تمام مُعاملات کی بُنیاد سچّائی اور دیانتداری پر رکھی جس کی ایک بڑی وجہ آپ کی نیک سیرت والدہ حضرت اُمُّ الخیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی عُمدہ تَرْبِیَت بھی ہے، جیسا کہ ہم نے سُنا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ نے آپ سے ہمیشہ سچّائی پر قائم رہنے کا عہد لیا، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے بچّوں کی اسلامی تَرْبِیَت کریں، خُود بھی ہمیشہ سچ بولیں اور اُنہیں بھی بچپن ہی سے سچ بولنے کی ترغیب دیں۔

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جُھوٹ سے بچنے اور سچائی کا راستہ اختیار کرنے کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سچائی کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ پاک کے نزدیک بہت سچ بولنے والا لکھ دیا جاتا ہے اور جُھوٹ سے بچو، کیونکہ جُھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جُھوٹ بولتا رہتا ہے اور جُھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ پاک کے نزدیک بہت جُھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بچّوں اور بڑوں کی تَرْبِیَت کیلئے سچّی کہانیاں لکھی ہیں، جن میں بہت ہی پیارے پیارے عنوانات ہیں، انداز بھی بہت آسان رکھا ہے تاکہ بچے بھی آسانی سے سمجھ سکیں، ان رسالوں میں انتہائی عُمدہ صفحات استعمال کرنے کے علاوہ جگہ جگہ تصویری خاکے بھی بنائے گئے ہیں تاکہ بچّوں کو پڑھنے میں دِلچسپی ہو، بچّوں کی یہ کہانیاں مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلہ، ص ۱۴۰۵، حدیث: ۲۶۰۷

طلب کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے آپ ان کہانیوں کو پڑھ بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں اور اس کا پرنٹ بھی نکال سکتے ہیں۔ ان رسائل کے نام یہ ہیں (1) نور والا چہرہ (2) فرعون کا خواب (3) بیٹا ہو تو ایسا (4) جُھوٹا چور (5) دُودھ پیتا مدنی مُنّا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بغداد پہنچ کر حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے وقت کے مشہور و معروف اور انتہائی ماہر اُستادوں سے عِلْمِ دین حاصل کیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو عِلْمِ دین سے اس قدر محبت تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھوک اور تکالیف برداشت کر کے بھی علم حاصل کیا۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عِلْمِ دین سے محبت اور اس کی راہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کے بارے میں سنتے ہیں۔ چُنانچہ

فاقہ کشی اور صبر

حضرت ابو بکر تمیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خُود فرماتے ہیں: ایک دفعہ بغداد میں خشک سالی ہو گئی، جس کی وجہ سے مجھے بہت تنگدستی اور آزمائش کا سامنا کرنا پڑا اور کئی روز تک مجھے کھانے کے لئے کچھ نہ مِلا۔ ایک دن بھوک کی شِدّت کی وجہ سے میں دریائے دِجلَہ کی طرف گیا تاکہ وہاں ساگ یا کسی سبزی کے پتّے کھا سکوں، مگر جہاں جاتا وہاں مجھ سے پہلے کئی فقراء موجود ہوتے اور اگر کوئی چیز اُن کو ملتی تو اُس پر سب کا رش ہوتا، میں شہر لوٹ آیا کہ وہاں کوئی چیز تلاش کروں، لیکن وہاں بھی کچھ نہیں مِلا، بالآخر میں بھوک سے نڈھال ہو کر مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ گیا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک غیرِ عربی نوجوان روٹی اور بُھنا ہوا گوشت لے کر مسجد میں داخل ہوا اور کھانا کھانے لگا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کے ہر لقمہ پر بھوک کی شِدّت سے میرا مُنہ کھل جاتا، لیکن میں نے اپنے نفس کو اس حرکت پر سمجھایا، اتنے میں اس نے میری طرف دیکھا اور کھانا لا کر مجھے پیش کیا، اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ میں نے بتایا کہ جِیلان میں رہتا ہوں اور یہاں علم

دین حاصل کرتا ہوں۔ اُس نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ جیلان سے تعلق رکھنے والے عبدُ القادر نامی کسی نوجوان کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا وہ میں ہی ہوں، یہ سُن کر وہ بے چین ہو گیا اور مجھ سے معذرت کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ کی والدہ محترمہ نے میرے ہاتھ آپ کیلئے آٹھ (8) دِینار بھیجے تھے، جب میں بغداد آیا تھا، اس وقت میرے پاس اپنا ذاتی خرچ موجود تھا، لیکن آپ کو تلاش کرتے کرتے اتنے دن گُزر گئے کہ میرے پاس میرا ذاتی خرچ ختم ہو گیا، مجھے بھوک برداشت کرتے ہوئے آج تیسرا دن تھا، مجبور ہو کر آپ کی امانت میں سے ایک وقت کے کھانے کے لئے روٹی اور یہ گوشت لایا ہوں، اب آپ خُوشی سے یہ کھانا تناول فرمائیں، کیونکہ یہ سب کچھ در حقیقت آپ ہی کا ہے، اب آپ میرے نہیں بلکہ میں آپ کا مہمان ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اسے تسلّی دی اور اس بات پر اپنی خوشی ظاہر کی، جب ہم کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو میں نے بقیہ کھانا اور کچھ مال اُسے دے کر رُخصت کیا۔ (1)

ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک	کمزور کی طاقت	غوثِ پاک
ہیں صاحبِ عزّت	غوثِ پاک	مجبور کی راحت	غوثِ پاک
♣المدد یا غوثِ پاک♣المدد یا غوثِ پاک♣المدد یا غوثِ پاک			

شوقِ عِلمِ دین

حضرت شَیْخ عَبْدُ الْقَادِر جِیْلَانِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نرالا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے طالبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر صحراؤں اور وِیرانوں میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا بہت تیز بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر پیٹ کی آگ بُجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَرا بھی اِدھر

1 . . . قلائد الجواہر ص ۹ ملخصاً

کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے مَواقِع پر مجھے شَرْم آتی تھی کہ میں ان کی دل آزاری کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطَالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیے! اتنی مشقتوں اور تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دین حاصل کیا، اس کے باوجود کبھی بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبانِ مُبارَک سے کوئی شکوہ و شکایت کے الفاظ نہ نکلے۔ اس واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ جب کوئی مصیبت و پریشانی آجائے تو قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے صبر کے فضائل اور ترغیبات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے صبر سے کام لینا چاہئے اور یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ یہ دُنیا آزمائشوں کا گھر ہے، اس میں جہاں بے شمار راحت سامانیاں ہیں، وہاں رنج و غم کے پہاڑ بھی ہیں، آسانیوں کے ساتھ ساتھ مشکل ترین گھاٹیاں بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے انسانیت وجود میں آئی ہے، اس وقت سے آج تک عام مؤمنین بلکہ نبیوں اور رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے کاملین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین کو بھی سکون اور خوشیاں ملنے کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی آزمائشیں اور مصیبتیں پہنچتی رہیں، بلکہ بسا اوقات اللہ پاک کے مُقرّب بندوں کو آسانیوں کے بجائے مشکلات کا زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر وہ پاک ہستیاں حرفِ شکایت زبان پر لانے کے بجائے ہمیشہ صبر و تحمل کے ساتھ آزمائشوں کو برداشت کرتے ہیں بلکہ اپنے مریدوں، مَحَبَّت کرنے اور تعلق رکھنے والوں کی بھی تربیت فرماتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی ان بزرگ ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ پاک کی طرف سے ملنے والی نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کرنا چاہئے۔

غوثِ اعظم کا حُلیہ اور مقام و مرتبہ

شَیْخ امام اَبُو عَبْدُ اللہ بن اَحْمَد بن قُدَامَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شَیْخُ الاسْلَام، سُلْطَانُ الاولیاء، مُحْیُ الدِّیْن، سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْم کو حاصل کرنے میں بَہُت کوششیں کیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ

1 ... قلائد الجواہر، ص ۱۰ ملخصاً

عَلَیْہ نے بہت سے عُلَمائے وقت اور زمانے کے مشہور بزرگوں سے عِلْم حاصل کیا اور ان کی صحبتوں میں رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ اپنے زمانے کے عُلَما میں سب سے بڑے مرتبے پر پہنچ گئے۔ عِلْمُ حاصل کرنے کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بہت سی مَشَقَّتیں اور آزمائشیں برداشت کیں۔ آخرِکار آپ دُنْیَوی مُعَاملات سے الگ ہو کر یادِ الٰہی اور نیکی کی دعوت دینے میں مشغول ہوگئے۔ زمانے بھر میں آپ کی شہرت پھیل گئی، دِین کے مَنصب آپ کی وجہ سے ظاہر ہوگئے، عِلْمُ کے دَرَجے آپ کے سبب بُلَند ہونے لگے اور شریعت کے لشکر آپ کے سبب طاقت پانے لگے۔ عُلَماء کی بَہُت بڑی تعداد نے آپ کی طرف رُجُوْع کیا اور آپ سے شاگردی کا شَرَف حاصل کیا، بَہُت سے فُقَرَا، بڑے بڑے عُلَمانے بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے خِلَافَت حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علمی مقام

حضرت شیخ محمد بن یحییٰ تادفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین حاصل کر لیا تو آپ درس و تدریس اور فتویٰ دینے کے منصب پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور علم و عمل کو عام کرنے میں مصروف ہوگئے، چُنانچہ دُنیا بھر سے عُلما آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے، اس وقت بغداد میں آپ کے مرتبے کا کوئی نہ تھا۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علم کا سَمُنْدَر تھے، آپ کو عِلْمِ فقہ، عِلْمِ حدیث، عِلْمِ تفسیر، عِلْمِ نَحْو اور عِلْمِ ادب وغیرہ عُلوم پر مکمل مہارت حاصل تھی، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو آپ کے اُستادوں نے عِلْمِ حدیث کی سَنَد دی تو فرمانے لگے: اے عبدُ القادر الفاظِ حدیث کی سَنَد تو ہم آپ کو دے رہیں ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث کے معانی و

---

1 ... نزہۃ الخاطر الفاتر، ص ۲۰، ۱۹ ملخصاً

2 ... قلائد الجواہر ص ۵ ملخصاً

مفہوم کا سمجھنا تو ہم نے آپ ہی سے سیکھا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عِلْمِ دِین کے پھیلانے کا اِس قدر ذَوق وشوق تھا کہ آپ اپنا وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے اور علمی کاموں ہی میں اکثر مصروف رہتے، دوسرے شہروں کے طَلَبہ بھی آپ کی تعریفات اور عُلوم و فُنون میں مہارت کے چرچے سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عِلْمِ دین حاصل کرنے اور آپ کے فیض سے برکتیں لُوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علم و عمل کے ایسے پیکر تھے کہ جو بھی آپ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتا، وہ خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا، آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علم و عمل اور درس و تدریس کی خوبیوں اور علمی خدمات کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

مَسْنَدِ تَدْرِیس

حضرت قاضی ابو سعید مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بغداد میں ایک مدرسہ تھا، وہ اس میں اصلاحی بیانات کرتے اور عِلْمِ دین حاصل کرنے والوں کو علم سکھایا کرتے تھے، جب قاضی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علمی و عملی کمالات کا علم ہوا تو قاضی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا مدرسہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حوالے کر دیا، پھر جب لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی مہارت کا ذکر سنا تو لوگوں کی کثیر تعداد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونے لگی۔[2]

تیرہ(13) عُلوم پر دسترس

حضرت علامہ نورُ الدّین ابُو الحسن علی شَطْنُوفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تیرہ (13) علوم میں بیان فرمایا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسے میں لوگ آپ

---

1 . . . حیات المعظم فی مناقب غوث اعظم ص۴۶ بتغیر قلیل

2 . . . سیرت غوث اعظم ص۵۸ ملخصاً

سے تفسیر، حدیث، فِقْہ اور عِلْمُ الْکَلام وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تجوید و قراءت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علم و عمل کے پیکر اور زبردست حُسنِ اَخلاق کے مالک تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ طَلَبہ پر بھی اِنتہائی شفقت فرماتے اوران کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے تھے جیسا کہ

طالبِ علم کی راہِ علم میں مدد

امام اِبنِ قُدَامہ حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حضرت غَوثُ الاعظم، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا: ہم نے غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر کا آخری حصہ پایا اور آپ کے مدرسے میں مقیم رہے، ہمارا اس طرح خیال رکھا جاتا کہ کبھی غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے شہزادے حضرت یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ہماری جانب بھیجتے، وہ ہمارے لیے چراغ جَلاتے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے لیے اپنے گھر سے کھانا بھیجتے۔ (سیر اعلام النبلاء، الشیخ عبد القادر بن ابی صالح، ۱۵/۱۸۳)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علمِ دین سیکھنے والے طلبۂ کرام پر کیسی شفقت فرمایا کرتے تھے کہ اُن کیلئے اپنے گھر سے کھانا بھیجا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ دِینی طلبہ کی ضروریات کا اپنی اپنی استطاعت کے مطابق خُوب خُوب خیال رکھا کریں، مثلاً جن سے بن پڑے بالخصوص غریب طلبۂ کرام کے لیے دِینی کتابیں، کپڑے، موسم کے لحاظ سے رہائش کی ضروریات پوری کرنے میں رِضائے اِلٰہی اور دِیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنا حصہ مِلا کر دِین کی مدد کرنے والوں میں شامل ہو جائیں، کیا معلوم کہ اِس نیک عمل کی برکت سے ہمارا پاک

---

1 ... بہجۃ الاسرار، ص ۲۲۵ ملخصاً

پروردگار ہم سے ہمیشہ کے لیے راضی ہو جائے، اور ہمیں مغفرت کا پروانہ مِل جائے، دیکھئے! جس طرح ہم اپنے بچوں کو اچھے سے اچھا کھانا کھلانا پسند کرتے ہیں، اچھے سے اچھا لباس پہنے ہوئے دیکھنا پسند کرتے ہیں، ذرا سوچئے! سردی کے موسم میں ہم اپنے بچوں کا کتنا خیال کرتے ہیں کہ کہیں میرے لال کو سردی نہ لگ جائے، میرے بیٹے کی طبیعت تو ایسی ہے کہ نہ ہی ہلکی سی ٹھنڈی ہوا برداشت کر سکتا ہے، نہ ہی گرم ہوا کا ہلکا سا جھونکا، اِسی طرح علمِ دِین حاصل کرنے والے طلبائے کرام کے لیے بھی غور کریں کہ ان کو بھی کئی بنیادی ضروریاتِ زندگی کی ضرورت ہوگی جو کہ ہر جگہ آسانی سے دَستیاب نہ ہوتی ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فتویٰ نویسی کے بادشاہ

پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ درس و تدریس، تصنیف و تالیف، تحریر، نیکی کی دعوت اور اس کے علاوہ مختلف علمی شعبوں میں انتہائی مہارت رکھتے تھے، مگر خاص طور پر فتویٰ لکھنے میں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دور کے بڑے بڑے عُلماء، فقہاء اور مفتیانِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اجمعین بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے لَاجواب فتووں سے حیران رہ جاتے تھے۔ جیسا کہ

شیخ امام مُوَفَّقُ الدِّین بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم 561 ہجری میں بغداد شریف گئے تو ہم نے دیکھا کہ شیخ سَیِّد عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اُن میں سے ہیں کہ جن کو وہاں پر علم و عمل اور فتویٰ لکھنے کی بادشاہت دی گئی ہے۔[1] آپ کی عِلمی مہارت کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ سے اِنتہائی مشکل مسائل بھی پوچھے جاتے تو آپ اُن مسائل کا نہایت آسان جواب دیتے، آپ نے درس و تدریس اور فتویٰ لکھنے

1 ... بہجۃ الاسرار، ص ۲۲۵

میں تقریباً (33) سال دینِ متین کی خدمت سرانجام دی، اس دوران جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ علمائے عراق کے پاس لائے جاتے تو وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جواب پر حیرت زدہ رہ جاتے۔

امام ابُو یَعلیٰ نجمُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عراق میں فتویٰ کے لحاظ سے بہت مشہور تھے اور لوگ فتاویٰ کے لیے آپ کی طرف رُجوع کرتے تھے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی مصروفیات سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہوتی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی ساری زندگی عِلْمِ دین حاصل کرنے اور اُسے پھیلانے میں گُزار دی، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مِشن پر چلتے ہوئے اپنے دل میں عِلْمِ دین حاصل کرنے کا شوق پیدا کریں اور اس کے ذریعے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کریں۔ یاد رکھئے! عِلْمِ دِین انسان کو مُعاشرے کا اچھا فرد بناتا ہے، عِلْمِ دین ہی کی وجہ سے مخلوقِ خدا اس بندے سے محبت کرنے لگتی ہے، علم ہی کی وجہ سے انسان کو عزّت حاصل ہوتی ہے اور علم ہی کی وجہ سے انسان تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرتا ہے، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے علمِ دین کے فضائل بیان کرتے ہوئے اپنے غلاموں کو عِلْمِ دین حاصل کرنے کی ترغیب دلائی ہے، آیئے! بطورِ ترغیب 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. جو شخص علم کی طلب میں کسی رستے پر چلے، اللہ پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔ (2)
2. جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ پاک کے رستے میں ہے۔ (3)
3. اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اُسے دِین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ (4)

---

1 ... بهجة الاسرار ص ۲۲۵ ملتقطا و ملخصاً

2 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن... الخ، ص ۱۴۴۷ حدیث: ۲۶۹۹

3 ... ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/ ۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

4 ... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیراً... الخ، ۱/ ۴۲، حدیث: ۷۱

4. جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں، سوائے تین(3) کے (1) صدقۂ جاریہ (2) ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے اور (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔[1]

فقدانِ علم کا نُقصان

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ سے عِلْمِ دین کے جہاں اور بہت سے فضائل معلوم ہوئے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقۂ جاریہ، عِلْمِ دین کو پھیلانا اور نیک اولاد ایسی نیکیاں ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچّوں کو دِینی تعلیم دلوایئے اور انہیں جامعاتُ المدینہ میں داخل کروایئے۔ فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی بُرائی بنیادی شرعی مسائل سے دوری ہے، جو مُعاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سب سے اوپر ہے، گھر بار کا معاملہ ہو یا کاروبار کا، دوست اَحْباب کا ہو یا رشتے دار کا، نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تَرْبِیَت کا، غرض کیا اللہ پاک کے حقوق اور کیا بندوں کے حقوق، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں، اگر ہم سنجیدگی سے غور کریں تو یہ بات ہم پر ظاہر ہو جائے گی کہ اس کا بُنیادی سبب **عِلْمِ دین** سے دُوری ہے۔ **عِلْمِ دِین** اور دُرست رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف مُعاملات و اَخْلاقیات میں بلکہ عقائد و عبادات تک میں طرح طرح کی بُرائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں، جن کی اصلاح کیلئے صرف عِلْمِ دین حاصل کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے علم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدوں، محبت کرنے اور تعلق رکھنے والوں کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا مدنی ذہن دیتے ہوئے اُنہیں یہ مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے: **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ**

---

1 ... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ، ص ۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱

پیارے اسلامی بھائیو! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی ساری زندگی عِلْمِ دِیْن کی ترویج و اشاعت میں بسر فرمائی۔ ہمیں بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت پر چلتے ہوئے حصولِ عِلْمِ دِیْن میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے ہماری آسانی کیلئے علمِ دین سیکھنے کے بہت سے ذریعے مہیا کر دیئے ہیں، جیسے مدرسۃ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز)، جامعۃ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز)۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلّق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی تربیت اور ان میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ آپ بھی ان میں شرکت کیجئے اور علمِ دین حاصل کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد